© rasailojaraid.com

سے تختے جدا کر نکالے اور وہ میرے والد ماجد حاجی سید نور الحسن صاحب مرحوم کے سپرد کر دیئے کہ وہ کوئی مناسب انتظام کر کے انھیں کابل مولوی عبید اللہ صاحب کے پاس پہنچا دیں اسی دوران میں مولوی محمد میاں صاحب جو بعد میں منصور انصاری کے نام سے مشہور ہوئے کابل جا چکے تھے اور وہیں مقیم تھے۔ اسی زمانہ میں حکومت کو پتہ چل گیا کہ وہ فرامین ایک لکڑی کے صندوق میں اس مقام پر رکھے ہیں اور اس اس طرح وہ ہندوستان لائے گئے ہیں یہ پتہ بھی ان ہی رفقا نے دیا جن کے سامنے یہ فرامین اس صندوق میں رکھے گئے تھے اور جو اب ہندوستان واپس آ چکے تھے اس خبر کے ملتے ہی حکومت کی خفیہ پولیس پورے جوش و خروش سے حرکت میں آ گئی حکومت کو یہ خبر بھی پہنچ گئی تھی کہ وہ فرامین حاجی سید نور الحسن صاحب کے پاس موضع رنتھری جو مرا وطن ہے پہنچا دیے گئے چنانچہ بیک وقت میرے اور سید ہادی حسن صاحب کے مکانات و سامان کی موضع رنتھری و خانجہانپور میں پولیس نے گھنٹوں تلاشی لی صندوق توڑ دیئے اور تختے جدا دیئے زمین کھود ڈالی اور مری کتابیں جو دار العلوم سے فارغ ہونے پر گھر پر رکھی تھیں ان کا ایک ایک ورق الٹ الٹ کر دیکھا مگر فرمان کہیں نہ رنتھری ملے اور نہ خانجہانپور۔ رنتھری میرے مکان میں کتابوں میں حضرت شیخ الہندؒ کے متعدد خطوط تھے جو انھوں نے میرے نام بمبئی۔ عدن۔ جدہ۔ مکہ مکرمہ۔ مدینہ طیبہ سے روانہ فرماتے تھے اور جنھیں میں نے تبرک اور یادگار کے طور پر کتابوں میں رکھ دیا تھا وہ سب خطوط پولیس لے گئی سید ہادی حسن صاحب نے ان مضامین کی نقل اور ان کا ترجمہ کرا لیا تھا۔ جس وقت پولیس ان کے زنانہ مکان میں اور باہر تلاشی لے رہی تھی وہ نقول اُن کی ایک صدری کی جیب میں جو باہر مردانہ مکان میں کھلے کمرہ میں ٹنگ رہی تھی رکھے تھے مگر پولیس نے اس کی جانب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کوئی توجہ نہ دی اور ناکام ونامراد واپس آئی۔

رتھیڑی میں جب پولیس تلاشی لے رہی تھی تو فرامین باہر بیٹھک میں جس میں والد صاحب مرحوم بیٹھا کرتے تھے ان کی اس صندوقچی میں رکھے تھے وہ سامنے ہی رکھی تھی مگر پولیس نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی۔ اس روز حسن اتفاق سے والد صاحب قبلہ مکان پر موجود نہ تھے۔ بعد میں جب پولیس مایوس ہوگئی تو اس نے والد صاحب مرحوم کو کئی مرتبہ اس وقت طلب کیا جب انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر سین صاحب خاص اسی کام کے لئے تشریف لائے اور انھوں نے اپنی محبت اور چاپلوسی سے والد صاحب سے معلوم کرنا چاہا جب اس میں ناکامی ہوئی تو اس نے انھیں سختی سے اور ڈانٹ کر دریافت کیا مگر والد صاحب کا جواب دونوں صورتوں میں نفی میں تھا۔

وثیقہ (فرامین کہاں اور کس طرح گئے) والد صاحب مرحوم ان فرامین کو لے کر دہلی پہنچے اور ایک بڑے تاجر کی معرفت کسی خاص قاصد کے ذریعہ انھیں کابل بھجوا دیا گیا۔ جس روز والد صاحب دہلی ان تاجر صاحب کے مکان پر پہنچے عین اسی وقت ان کے دکان و مکان کی پولیس فرامین کے سلسلہ میں تلاشی لے رہی تھی والد صاحب مرحوم ان فرامین کو لے کر دوسری جگہ چلے گئے اور پھر دوسرے وقت وہ انھیں جا کر دے آئے"۔

حضرت شیخ الہندؒ نے اپنے ہندوستان آنے والے رفقاء میں سے جس میں ان کے قریبی عزیز اور خصوصی خدام بھی تھے اور ایک زبردست عالم بھی اس امانت کو مخصوص طریقہ پر سید ہادی حسن صاحب کے سپرد فرمایا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ کس قدر معتبر اور ذمہ دار بزرگ ہیں وہ اب بھی بفضلہ موجود ہیں اور ان واقعات کی تصدیق فرما سکتے ہیں۔

© rasailojaraid.com